Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

تشحیذ الاذہان

بچوں اور بچیوں کا رسالہ

ربوہ (پاکستان)

ایڈیٹر

خورشید احمد شاد

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

کا

ترجمان

پندرہ روزہ

تشحیذ الاذہان

ربوہ

ایڈیٹر
خورشید احمد شاد
مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

نائب ایڈیٹر
محمد ارشاد خان بشیر
نائب ذہانت و تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

سالانہ چندہ ۵ روپے
قیمت فی پرچہ ۸ آنے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

مُندرجات

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
اداریہ - ایڈیٹر	۲	پاکستان - عبدالحلیم طاہر	۱۸
اللہ کی باتیں - //	۳	فرض کیجئے کہ آپ منصف ہیں! مبشر احمد نصیر	۲۰
رسول کی باتیں - //	۴	میراثی کی ہوشیاری - //	۲۱
سیرت المہدی - //	۵	انسان دنیا میں کب آیا - چوہدری عبدالرحمٰن	۲۲
امام کی اطاعت - رشید الدین انور	۶	طوطا (نظم) عبدالرشید ارشد	۲۳
داناؤں کی باتیں - نسیم صدیقی	۸	سیب کی قیمت - لطیف قریشی	۲۴
جاپانی گڑیا - (نظم) شیخ عبدالقادر صاحب لاہور	۹	کاش کہ.....! زین العابدین انور	۲۸
ہمارے بزرگ - ارشاد بشیر	۱۰	مبارکباد (نظم) مسعود احمد انیس	۳۰
حیلہ سازی اور فریب دہی سے بچو - ایڈیٹر	۱۲	قراردادِ تعزیت	۳۱
نقطوں کا کھیل - فیروز الدین انور	۱۴	وفاداری .... عبدالغفار قمر	۳۲
بلند اخلاق .... اقبال محمود خان	۱۵	مسکراہٹیں	۳۵
دین کی راہ میں قربانی - فیض محمد خان	۱۶	جوابات	۳۷
ہیو کی مرغی - (نظم) نصیرہ فردوس ربوہ	۱۷	پہیلیاں سلمان مسعود	۳۸

★ اور بہت کچھ ★

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

اداریہ

نیا سال مبارک ہو

۱۹۵۸ء کا نیا سال شروع ہو چکا ہے ہم اپنے تمام عزیزوں کو اس سال کی دلی تہنیت پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ یہ سال ان کے لئے ہر لحاظ سے سعادت و برکت کا موجب ہو۔ لیکن یاد رکھئے حقیقی سعادت، اور برکت کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ضروری ہے۔ جس کے حصول کا بہترین ذریعہ اس کی عبادت اس کے حقوق کی ادائیگی اس کی مخلوق سے حسنِ خلق اور ہمدردی سے پیش آنا اور دین کی خدمت میں پیش پیش ہونا ہے خدمتِ خلق کا جذبہ تو جس کی طرف سے بھی ظاہر ہو۔ مستحق اور لائق قبول ہے لیکن ان دنوں اللہ تعالیٰ نے خدمت کی نئی نئی راہیں نکال کر آپ کو دوسروں سے فضیلت بخشی ہے۔ اس لئے دین کی خدمت کر کے اللہ تعالیٰ کے فضل کو زیادہ سے زیادہ جذب کرو۔ مرکز سے جب بھی کوئی آواز اُٹھے فوراً اس پر لبیک کہو نہ صرف خود بلکہ اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی اس میں شریک کرو۔ ایسا نہ ہو وہ اپنی غفلت یا سادگی یا عدم علم کی وجہ سے اس برکت کے حصول سے محروم رہ جائیں۔ کیونکہ دینداری اور حقیقی خیر خواہی یہی ہے کہ مومن اپنے بھائیوں کو اپنے ساتھ لے کر چلے۔

ان دنوں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقفِ جدید کی تحریک فرمائی ہے اس میں زیادہ سے زیادہ شمولیت کی کوشش کرو اور اس تندہی سے کام کرو کہ جب سال گذرے تو تم بڑے فخر سے کہہ سکو کہ ہم نے اپنی طرف سے اپنے فرض کو پوری طرح ادا کر دیا ہے۔ چاہیئے کہ تمہارا قدم ہر آن آگے بڑھے۔ کوئی لمحہ ایسا نہ آئے جبکہ شیطان تمہیں بہکائے اور دنیوی خیالات کو مزین کر کے دکھائے۔ پس آیئے ہم سب مل کر عہد کریں کہ ہم جہاں بھی ہوں اور جس حالت میں بھی ہوں ہر حالت میں دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

اللہ کی باتیں

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں۔

لَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا

تم ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔

غیبت کے معنی ہیں۔ کسی شخص کی برائی اس کی غیر موجودگی میں کسی ایسے شخص کے پاس بیان کرنا جو اس کی اصلاح کا ذمہ دار نہ ہو۔ یا جو اس برائی کی تشہیر کرتا پھرے۔ غیبت چونکہ بہت برا خلق ہے اور فساد کی جڑ ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ اور غیبت کرنے والے کو اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانے والا قرار دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے غیبت کو اس لئے حرام قرار دیا ہے کہ ایک تو یہ اسلامی خیر خواہی کے خلاف ہے۔ کیونکہ خیر خواہی کا تقاضا یہ ہے۔ کہ اگر اپنے بھائی میں کوئی نقص ہے تو پہلے اس کو اطلاع دی جائے تاکہ وہ اپنی اصلاح کرے۔ لیکن اس کو اطلاع نہ دینا اور اس کی تشہیر کرنا بدخواہی ہے۔ پھر جس کی عیب جوئی کی جاتی ہے۔ اس کو اپنی صفائی کا موقعہ بھی نہیں ملتا جو ظلم ہے۔ پھر جھگڑے اور فساد کا دروازہ کھلتا ہے۔ پھر منہ پر بات کہنے سے بچ کر پیچھے ہو کر بات کرنا بزدلی بھی ہے۔ اسی لئے اس بری عادت سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔ بچوں اور عورتوں میں یہ عادت زیادہ پائی جاتی ہے۔ ہم احمدی بچے ہیں۔ اور احمدی بچے اپنے اخلاق و اوصاف میں دوسرے بچوں سے نمایاں ہوتے ہیں۔ اس لئے ہمیں یہ عادت کلیتہً ترک کر دینی چاہیئے۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکَ وَقَرِیْنَ السُّوْءِ فَاِنَّکَ بِہٖ تُعْرَفُ ۔

ترجمہ :- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم بُرے دوست سے بچو۔ کیونکہ تم اسی کے ذریعہ پہچانے جاتے ہو۔

تشریح :- اس حدیث میں حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اخلاق کی درستی کے لیئے ایک بہترین طریق بیان فرمایا ہے وہ یہ کہ ہم اچھے دوست بنائیں اور بُرے دوستوں سے پرہیز کریں۔ کیونکہ اچھے اور نیک دوستوں کی صحبت انسان کو اچھے اعمال کی طرف رغبت دلائیگی۔ اور بُرے دوستوں کی صحبت اسے بُرے کاموں کی طرف لے جائے گی۔ اور لوگ تمہارے ذاتی اخلاق جاننے سے پہلے تمہاری مجلس کے متعلق پتہ کر کے تمہارے متعلق اندازہ لگائیں گے۔ کہ یہ نیک ہے یا بد۔ کیونکہ ظاہر کا اثر باطن پر ہوتا ہے۔ پس ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم ہمیشہ اچھے دوست بنائیں۔ نیکوں کی صحبت اختیار کریں۔ تاہم نیک مشہور ہوں۔

کسی مشہور شاعر نے کیا خوب کہا ہے ۔ ؎

جو بیٹھو گے تم آگ کے پاس جاکر

تو اٹھو گے اک روز کپڑے جلا کر

پس یاد رکھو! کہ بُرے دوست کی صحبت یقیناً تمہارے اخلاق بھی بگاڑے گی۔ ورنہ کم از کم بدنامی کا موجب تو ضرور ہوگی۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

سیرت المہدیؑ

نماز باجماعت کی پابندی

(حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بیان فرمایا کہ:)

"میرے نزدیک ان ماں باپ سے بڑھ کر اولاد کا کوئی دشمن نہیں جو بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے۔ مجھے اپنا ایک واقعہ یاد ہے ایک دفعہ حضرت صاحب (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کچھ بیمار تھے اس لئے جمعہ کے لئے مسجد میں نہ جا سکے۔ میں اس وقت بالغ نہیں تھا۔ کہ بلوغت والے احکام مجھ پر جاری ہوں۔ تاہم میں جمعہ پڑھنے کے لئے مسجد کو آ رہا تھا کہ ایک شخص مجھے ملا۔ اس وقت کی عمر کے لحاظ سے تو شکل اسوقت یاد نہیں رہ سکتی۔ مگر اس واقعہ کا اثر مجھ پر ایسا ہوا۔ کہ اب تک مجھے اس شخص کی صورت یاد ہے۔ ..... میں نے ان سے پوچھا کہ آپ واپس آ رہے ہیں۔ کیا نماز ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا آدمی بہت ہیں۔ مسجد میں جگہ نہیں تھی۔ میں واپس آ گیا۔ میں بھی یہ جواب سن کر واپس آ گیا۔ اور گھر میں آ کر نماز پڑھ لی۔ حضرت مسیح موعودؑ نے یہ دیکھ کر مجھ سے پوچھا کہ مسجد میں نماز پڑھنے کیوں نہیں گئے۔ .....

میں نے دیکھا کہ آپ کے پوچھنے میں ایک سختی تھی۔ اور آپ کے چہرہ سے غصہ ظاہر ہوتا تھا آپ کے اس رنگ میں پوچھنے کا مجھ پر بہت ہی اثر ہوا۔ جواب میں میں نے کہا کہ میں گیا تو تھا۔ لیکن جگہ نہ ہونے کی وجہ سے واپس آ گیا۔ آپ سن کر خاموش ہو گئے۔ لیکن جس وقت جمعہ پڑھ کر مولوی عبدالکریم صاحب آپ کی طبیعت کا حال پوچھنے کے لئے آئے۔ تو سب سے پہلی بات جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ سے دریافت کی۔ وہ یہ تھی۔ کیا آج لوگ مسجد میں زیادہ تھے۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے جواب دیا۔ ہاں حضور واقعہ میں بہت لوگ تھے ..... بہرحال یہ واقعہ ہوا جس کا آج تک میرے قلب پر ایک گہرا اثر ہے اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کو نماز باجماعت کا کتنا خیال رہتا تھا"

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

ملک رشید الدین انور
کسووال

امامؑ کی اطاعت اور

اللہ میاں پر بھروسہ

ایک بار جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کسی غرض کے لئے دہلی میں قیام فرما تھے۔ تو وہاں سے حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کو قادیان سے دہلی بلوا بھیجا۔ حضرت خلیفہ اوّل کو جب یہ اطلاع ملی۔ تو آپ کی اطاعت اور فرمانبرداری کا یہ حال تھا کہ اطلاع ملتے ہی فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور ایک شخص کو ساتھ لے کر دہلی روانہ ہوگئے۔ روانگی میں جلدی کرتے ہوئے اطاعت کا یہ نمونہ تھا کہ پگڑی بھی راستہ میں چلتے چلتے باندھی۔ جب بٹالہ اسٹیشن پر پہنچے تو ساتھی نے ٹکٹ خریدنے کے لئے رقم مانگی۔ آپ نے جیب دیکھی تو خالی تھی۔ کیونکہ آپ کی عادت تھی کہ اپنے پاس کوئی رقم نہ رکھتے تھے۔ مگر آتے وقت جلدی میں لینا بھی بھول گئے۔ لیکن اللہ تعالےٰ کی ذات پر توکل کا یہ مقام تھا کہ بڑے اطمینان کے ساتھ اپنے ساتھی کو فرمانے لگے۔ "خیر کوئی بات نہیں۔ اللہ تعالےٰ خود سامان فرما دے گا"۔ گاڑی چلنے میں ابھی تھوڑی دیر تھی۔ کہ ایک تحصیلدار صاحب دوڑے دوڑے آئے اور عرض کی کہ "حضور! آپ نے پہلے بھی میری بیوی کا ایک دفعہ علاج کیا تھا۔ اور وہ اچھی ہوگئی تھی۔ اب پھر سخت بیمار ہے۔ مہربانی فرما کر اسے دیکھ لیجئے"۔ آپؓ نے فرمایا "اب تو گاڑی چلنے میں تھوڑی دیر باقی ہے۔ اور ہم نے اس گاڑی پر سوار ہونا ہے"۔ اس نے عرض کی کہ "حضور! میں نے اسٹیشن ماسٹر کو کہہ دیا ہے۔ اور وہ پندرہ منٹ گاڑی کو لیٹ کر دیں گے۔ اتنی دیر میں ہم واپس آسکیں گے"۔ چنانچہ آپ اس کے ساتھ گئے۔ اور اس کی بیوی کو دیکھ کر نسخہ تجویز کر دیا۔ جب واپس آئے تو تحصیلدار صاحب نے سیکنڈ کلاس کے دو ٹکٹ

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

بمع ایک سو روپیہ پیش کرتے ہوئے قبول کرنے کی درخواست کی۔

۲۔ اسی سفر کا واقعہ ہے کہ جب آپ دہلی سے واپس قادیان آئے تو بٹالہ سے قادیان جاتے ہوئے دیر ہوگئی۔ اور رات آگئی۔ مگر ابھی تک انہوں نے شام کا کھانا نہیں کھایا تھا۔ ساتھی نے عرض کی کہ "آپ تو کہا کرتے ہیں۔ کہ ایک وقت کا میرا کھانا خدا تعالےٰ نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے۔ اب دیکھتے ہیں کہ رات کا کھانا وہ آپ کو کیسے کھلاتا ہے جب "تانگہ بٹالہ سے قادیان جاتے ہوئے قادیان سے ابھی چند میل کے فاصلہ پر تھا تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ ایک نوجوان بھاگا آرہا ہے اس نے آکر عرض کی۔ کہ آپ نے ایک دفعہ میرا علاج کیا تھا اور میں اچھا ہو گیا تھا۔ اور آج مجھے اطلاع ملی ہے۔ کہ آپ تشریف لا رہے ہیں۔ تو میں نے آپ کے لئے کھانا تیار کروایا ہوا ہے۔" آپؓ نے فرمایا کہ "یہ تو کوئی کھانے کا وقت نہیں۔ اور ہم آپ کو پہچانتے بھی نہیں۔ اس پر اس نوجوان نے عرض کیا میرا نام "پولا" ہے۔ اور میں نے آپ ہی کے لئے کھانا تیار کروایا ہوا ہے۔ اس پر آپؓ اُن کے مکان پر تشریف لے گئے۔ اور دیکھا کہ کئی دیگیں پکوائی ہوئی تھیں۔ آپؓ نے ہر ایک دیگ میں سے کچھ کچھ چکھا۔ اور بقیہ غرباء میں تقسیم کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ (الفضل)

نتیجہ:۔ ہم ایک خدائی جماعت کے فرد ہیں۔ ہم کو ہر وقت خدا تعالےٰ پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ اور خلیفہ وقت کی پوری پوری اطاعت کرنی چاہیئے۔ خدا تعالےٰ ہمیں ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اطفال الاحمدیہ متوجہ ہوں

کیا آپ کے ہاں مجلس اطفال قائم ہے ——— اگر نہیں تو آپ اس کے قیام میں کیا کوشش کر رہے ہیں؟ — اگر ہے تو اس کے احیاء کے لئے آپ نے کیا سکیم بنائی ہے؟

کیا آپ باقاعدہ چندہ دیتے ہیں؟ یہ ہیں وہ سوالات جو دورانِ سال میں شعبۂ اطفال الاحمدیہ کی طرف سے آپ سے کئے جائیں گے۔ اس لئے آج سے ہی اپنی تنظیم کر لیں۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

دانائوں کی باتیں

(نسیم صدیقی ربوہ)

افلاطون بہت بڑا دانا شخص گذرا ہے اس کی دانائی کی باتیں آپ کے علم و عمل کے لئے درج ذیل کی جاتی ہیں

۱۔ کام کو جلدی کرنے کی کوشش نہ کر بلکہ کام کو عمدہ کرنے کی کوشش کر کیونکہ لوگ تجھ سے یہ سوال نہیں کریں گے کہ یہ کام تو نے کتنے دن میں ختم کیا بلکہ وہ یہ دیکھیں گے کہ تو نے یہ کام کس عمدگی اور پختگی سے کیا ہے۔

۲۔ کسی کام کو اس کے وقت سے پیچھے مت ڈالو۔ کیونکہ جس وقت کے لئے تو اس کام کو چھوڑ رہا ہے۔ تجھے اس میں بھی کوئی نہ کوئی کام کرنا ہے اس طرح تجھے ایک وقت میں ایک سے زائد کام کرنے پڑیں گے۔ اور ظاہر ہے کہ جب تو ایک کام اس کے وقت پر نہ کر سکا تو مختلف اوقات کے زیادہ کام تو ایک وقت میں کس طرح کر سکے گا۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ تو کوئی کام بھی نہ کر سکے گا۔

۳۔ کمزور وہ ہے جو اپنا بھید نہ چھپائے اور طاقتور وہ ہے جو غصہ پر قابو پائے اور صابر وہ ہے جس نے فاقہ پر صبر کیا اور غنی وہ ہے جو اس چیز پر قناعت کرتا ہے جو اسے میسر آئے۔

۴۔ کسی دانا سے پوچھا گیا کہ خوشی کیا ہے جواب دیا کہ خوشی امن کو کہتے ہیں کیونکہ خائف کی کوئی زندگی نہیں۔ پھر پوچھا گیا خوشی اور کیا ہے۔ جواب دیا خوشی امارت کو کہتے ہیں۔ کیونکہ فقیر کی کوئی زندگی نہیں۔ پوچھا گیا اور کسے کہتے ہیں فرمایا۔ خوشی صحت کا نام ہے کیونکہ مریض کی بھی کوئی زندگی نہیں۔

پھر کہا گیا کہ اور بتائیے فرمایا۔ میرے نزدیک خوشی اور کسی چیز کا نام نہیں۔ لوگوں نے عرض کی ہمارے نزدیک خوشی سخاوت کو بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ بخیل کی بھی کوئی زندگی نہیں ہوتی۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

جاپانی گڑیا!

..... محترم شیخ عبدالقادر صاحب لاہور

میری گڑیا ہے جاپانی
وہ ہے اپنے گھر کی رانی
میکے اُس کے ہیروشیما[1]
نازک ایسی جیسے مینا
گڈا ... میرا ترکستانی
خانِ خاناں اِسم گرامی
دونو میں جب ٹھن جائے ہے
آفت جان پہ بن جائے ہے
گڈا بولے ترکستانی
گڑیا بات کرے جاپانی
دونو سمجھیں بات کو گالی
خوب بجائی ہم نے تالی
جیمی نے جب دیکھا لڑتے
زور سے بھونکا آگے بڑھ کے
گڑیا نے دم سادھ لیا ہے
گڈا چپکے لیٹ گیا ہے
جاگ رہی ہے رات کی رانی
تارے نکلے ختم کہانی

---

[1] جاپان کا ایک مشہور شہر ہے۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

ہمارے بزرگ

ارشاد بشیر

حضرت بلال رضی اللہ عنہ

حضرت بلال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ میں بالکل ابتدائی زمانہ میں ایمان لائے تھے۔ آپ مکہ کے ایک کافر رئیس امیہ بن خلف کے غلام تھے۔ آج کل تو غلامی کا آپ تصوّر بھی نہیں کر سکتے۔ ان دنوں غلام آقا کی ایک جائداد شمار ہوتا تھا۔ اسکی مرضی کلیۃً آقا کی مرضی کے تابع ہوتی تھی۔ بس یہی سمجھئے کہ جس طرح انسان پالتو حیوانات کو اپنی مرضی کے مطابق چلاتا ہے اسی طرح غلام اپنے آقاؤں کی مرضی کے مطابق اور اُن کے اشاروں پر چلتے نہ صرف یہ بلکہ انہیں زیادہ سے زیادہ کمانے کے لئے مالکوں کے بے حد ظلم برداشت کرنے پڑتے اگر یہ غلام سیاہ نسل کا ہوتا۔ پھر تو اس کی قطعاً کوئی وقعت نہ ہوتی۔

حضرت بلال بھی اسی قسم کے سیاہ فام غلام تھے۔ جو رات دن اپنے آقا کی سختیاں برداشت کرتے تھے۔ لیکن نورِ اسلام نے اس سیاہ فام مگر سفید اور پاکیزہ دل غلام کے دل میں کچھ ایسا گھر کیا کہ وہ دل و جان سے اس نور پر فدا ہو گیا۔ اور علی الاعلان اپنے اسلام کا اظہار کرنے لگا۔ مکہ کے کفار تو مکہ کے معزز اور رؤسا کے مسلمان ہونے پر انہیں ایذا دہی سے باز نہ آتے تھے ایک غلام کی کیا حیثیت تھی کہ وہ اسلام کا دم بھرتا آخر امیہ نے اسلام کے اس فدائی کو اسلام سے باز رکھنے کے لئے سخت ایذائیں دینی شروع کیں۔ اس قدر سخت کہ عام انسانی جان انہیں برداشت نہیں کر سکتی۔ ان کا مالک انہیں اسلام سے باز رکھنے کے لئے تپتی دوپہر میں باہر کھلے میدان میں لے جاتا اور گرم ریت پر انہیں ننگی پشت لٹا کر ان کے سینے پر ایک بھاری پتھر رکھ دیتا تاکہ وہ اِدھر اُدھر حرکت کر کے گرم زمین کی اذیت کو ہلکا نہ کر سکیں۔ پھر غرور میں کہتا۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

"اے بلال! تجھے اس تپتی زمین اور گرم دوپہر میں اس وقت تک رہنا پڑے گا جب تک کہ تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا انکار کرکے لات اور عزّیٰ (کفار کے بت) کی عبادت نہ کرے۔ یا تیری جان نہ نکل جائے"

لیکن حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس شدید اذیت، کرب اور مصیبت کے وقت بھی یہی کہتے۔

اَحَدٌ اَحَدٌ

اللہ ایک ہے اللہ ایک ہے

سبحان اللہ کیسا پختہ ایمان ہے کیسا راسخ یقین ہے جو دنیا کی کسی بڑی سے بڑی مصیبت سے بھی متزلزل نہیں ہوتا۔ یہی وہ ایمان اور یقین ہے جو دین کی ترقی کے لئے ریڑھ کی ہڈی کا کام دیتا ہے اس کے بغیر نہ انفرادی روحانیت قائم رہ سکتی ہے اور نہ ہی جماعتی۔

یہ تو صرف ایک واقعہ ہے جو تمہیں اس بے نظیر بزرگ کا سنایا گیا ہے کسی اور اشاعت میں تمہیں ان کے مفصل حالات بتائے جائیں گے۔ تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ ہمارے بزرگوں نے دین اسلام کی خاطر کسقدر قربانیاں کی ہیں۔ تمہیں بھی چاہیئے کہ اپنے بزرگوں کے پاکیزہ افعال کو پیش نظر رکھ کر دین کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہو۔ اس کے بعد ہی ہم خدا تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں کے وارث بن سکیں گے۔

ضروری اعلان

رسالہ کے متعلق خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ تعمیل میں دیر ہو گی۔

(مینجر)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

حیلہ سازی اور فریب دہی سے بچو

عزیز بچو! آج ہم آپ کو ایک ایسی کہانی سناتے ہیں جس سے یہ معلوم ہو جائیگا کہ حیلہ سازی سے بچنا چاہیئے اگر کوئی شخص حیلہ سازی یا فریب دہی سے اپنے بھائیوں کو نقصان پہنچاتا اور ان کے حقوق غصب کرتا ہے تو کسی نہ کسی دن وہ اپنے حیلہ میں خود ہی گرفتار ہو جائیگا۔ کاغذ کی ناؤ زیادہ دیر نہیں چلتی آخر ڈوبے گی

کہتے ہیں کہ ایک گدھ ایک ایسے سرسبز و شاداب جنگل میں رہتا تھا۔ جہاں پانی کی فراوانی تھی اور مچھلیاں بکثرت پائی جاتی تھیں۔ گدھ کے قویٰ میں جب تک طاقت رہی مچھلیاں پکڑ کر اپنا پیٹ پالتا رہا جب بوڑھا ہو گیا۔ اور شکار کی ہمت نہ رہی۔ تو ایک جھیل کے کنارے پریشان بیٹھا خوراک کے متعلق سوچ رہا تھا۔

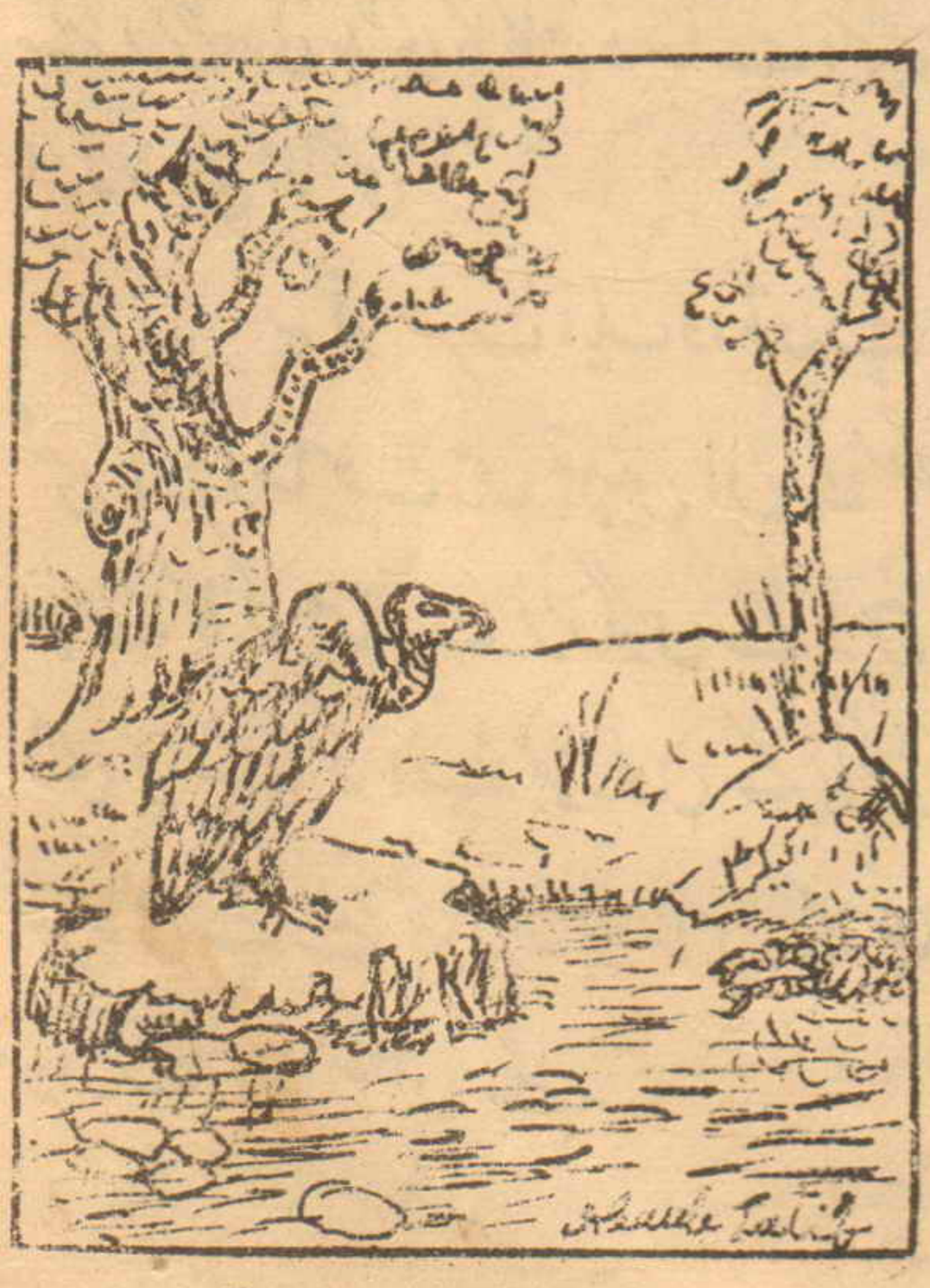

کہ ایک کیکڑے نے دیکھ لیا۔ کہنے لگا اے گدھ آپ اس قدر پریشان کیوں ہیں۔ گدھ نے کہا کیا بتاؤں بات ہی بڑی پریشان کن ہے آج میں یہاں بیٹھا تھا کہ ادھر سے دو شکاری گذرے ان میں سے ایک اس جھیل کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا کہ اسمیں مچھلیاں بہت ہیں۔ یہاں ہمیں جال لگانا چاہیئے دوسرے نے کہا کہ نہیں پہلے چند دن ساتھ والے تالاب میں قسمت آزمائی کر لیں پھر ادھر کا رخ کریں گے۔ ظاہر ہے کہ جب اس جگہ کی مچھلیاں ختم ہو جائیں گی تو میں بھی بھوکوں مر جاؤں گا۔ کیکڑا یہ سنتے ہی بھاگا بھاگا مچھلیوں کے پاس گیا۔ اور انہیں اس خطرہ سے آگاہ کیا۔ ان سب نے کہا کہ اس مشکل سے نجات

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

پانے کے لئے ہمیں گدھ سے ہی مشورہ کرنا چاہیئے۔ چنانچہ سب اکھٹے ہو کر گدھ سے

مشورہ کرنے کے لئے آئے۔ اور کہنے لگے کہ ہم آپ سے اس مصیبت سے نجات پانے کے لئے مشورہ کرنے آئے ہیں کیونکہ عقلمند وہی ہے جو مصیبت کے وقت دشمن سے بھی مشورہ کر لیتا ہے اس لئے آپ ہمیں مشورہ دیں کہ ہم اب کیا کریں۔ گدھ نے کہا میرے خیال میں تو تمہیں یہ جگہ چھوڑ کر کسی اور تالاب میں چلے جانا چاہیئے۔ وہاں تم خیریت سے رہو گی۔ مچھلیوں نے کہا کہ نقل مکانی کا کام تو تمہاری مدد کے بغیر نہیں ہو سکے گا۔ اسلئے تم ہی ہماری مدد کرو۔ چنانچہ گدھ ہر روز جھیل میں سے دو مچھلیاں لے جاتا اور انہیں ایک ٹیلہ پر بیٹھ کر کھا لیتا۔

جب مچھلیاں تھوڑی رہ گئیں۔ تو ایک دن کیکڑے نے بھی خطرہ محسوس کیا۔

اور گدھ سے کہنے لگا کہ مجھے تو اس ویرانہ سے ڈر آتا ہے آپ مجھے بھی مچھلیوں کے پاس تالاب میں لے چلیں۔ گدھ اسے لے کر ہوا میں اڑنے لگا جب وہ اس ٹیلہ کے قریب پہنچا جس پر وہ مچھلیاں کھایا کرتا تھا۔ تو کیکڑے نے مچھلیوں کے بہت سے پنجر دیکھے وہ فوراً سمجھ گیا کہ یہاں تو ماجرا ہی کچھ اور ہے ہو نہ ہو گدھ ہر روز دو مچھلیوں کو یہاں لا کر کھا لیتا ہے ان کے ڈھانچے اور اس کا اس جگہ آنا اس امر کے لئے کافی گواہ ہے۔ اور اب مجھے بھی اپنی خوراک بنائے گا۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

کیکڑا جان بچانے کی فکر کرنے لگا۔ یک لخت اس نے کود کر اپنی کچلیاں گدھ کی گردن میں ڈال کر اس زور سے دبایا کہ وہ گدھ کے پنجے کی گرفت سے آزاد ہو گیا۔ اور گدھ تڑپ تڑپ کر وہیں ڈھیر ہو گیا۔

عزیز بچو! ہمیشہ امانت۔ دیانت اور راستی کی راہ اختیار کرو۔ اور یاد رکھو۔ جو دوسرے کے لئے کنواں کھودتا ہے۔ وہ خود کوئیں میں گرتا ہے۔

چاہ کن را چاہ در پیش

نقطوں کا کھیل

پچھلے شمارہ میں نقطوں کے کھیل سے جو جانور بنتا تھا۔ اُسے کنگرو کہتے ہیں۔

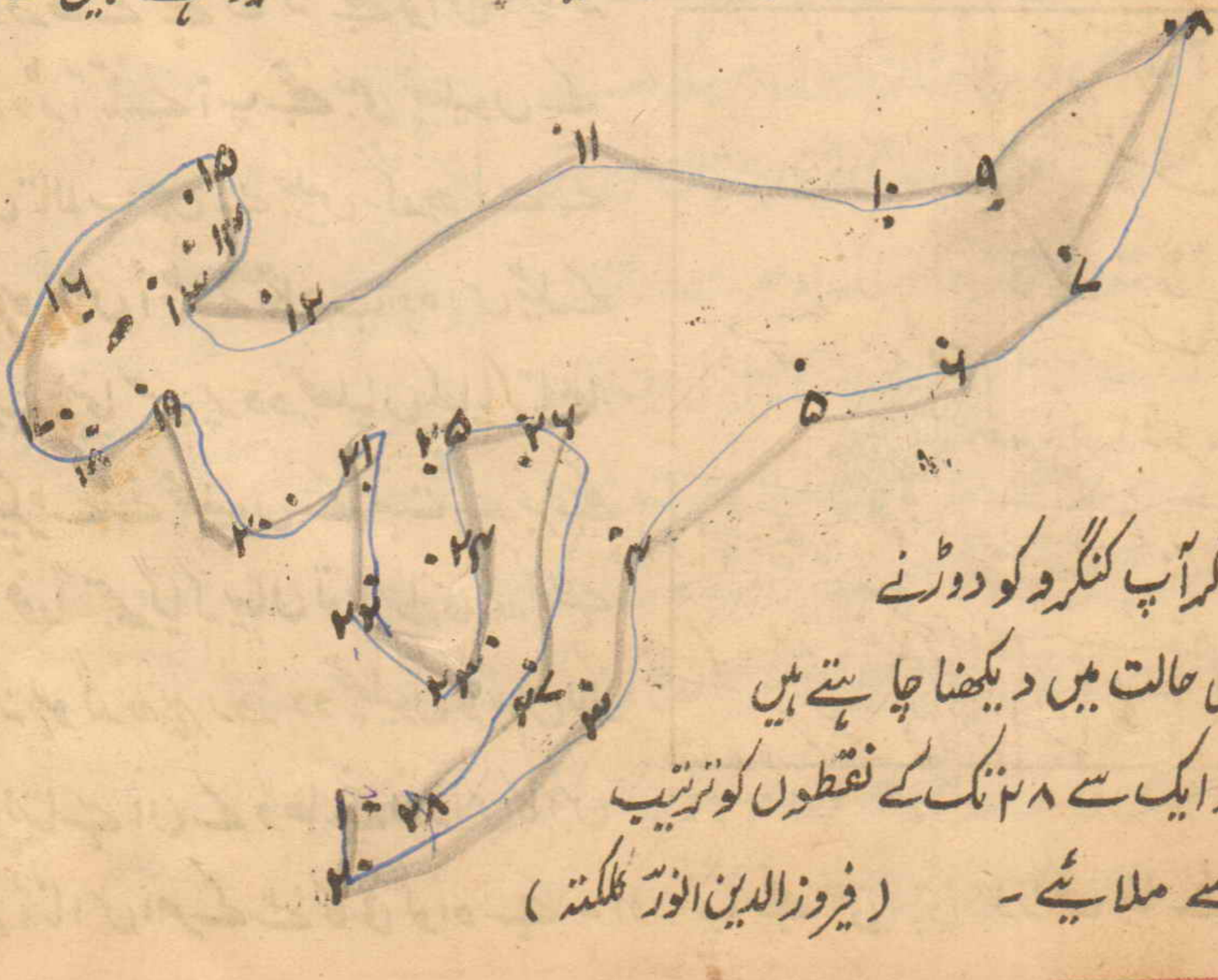

اگر آپ کنگرو کو دوڑنے کی حالت میں دیکھنا چاہتے ہیں تو ایک سے ۲۸ تک کے نقطوں کو ترتیب سے ملائیے۔

(فیروز الدین انور۔ کلکتہ)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

بلند اخلاق

مرسلہ۔ اقبال محمود خان ربوہ

سلطان صلاح الدین ایوبی اور رچرڈ کی فوجوں کے درمیان گھمسان کی لڑائی ہو رہی تھی۔ رچرڈ اپنے اعلیٰ نسل کے گھوڑے پر سوار تھا۔ اچانک گھوڑے کے گلے پر ایک تیر لگا۔ اور وہ وہیں ڈھیر ہو گیا۔ رچرڈ نے یہ دردناک نظارہ دیکھا تو پکار اُٹھا۔ اے آخری دم تک صادق اور فرمانبردار رہنے والے رفیق! الوداع۔ میں اب پیدل لڑوں گا۔ اور رات تک تیری موت کا بدلہ لے لوں گا۔

سلطان صلاح الدین کو جب رچرڈ کے گھوڑے کی موت کا پتہ لگا تو اسے بہت دُکھ ہوا۔ اس نے اپنے ایک سپاہی کو بلایا اور کہا کہ اعلیٰ نسل کا ایک عمدہ گھوڑا لو اور رچرڈ کو میری طرف سے بطور تحفہ پیش کرو۔ سپاہی عربی نسل کا ایک گھوڑا لے کر رچرڈ کے پاس پہنچا اور اسے کہا "یہ سلطان نے آپ کی خدمت میں تحفہ کے طور پر بھیجا ہے۔ تاکہ آپ سوار ہو کر سلطان کی فوجوں کا مقابلہ کر سکیں۔"

رچرڈ نے جھک کر تحفہ قبول کیا۔ اور سپاہی سے بولا "میں سلطان کا شکریہ ادا کرتا ہوں وہ واقعی ایک عظیم انسان ہے۔ اور نیک فطرت دشمن" — لڑائی کے دوران میں اور لڑائی کے بعد بھی رچرڈ اپنی فوجوں کی ہر محفل میں سلطان صلاح الدین ایوبی کے اعلیٰ اخلاق اور انسانیت کی تعریف کے پُل باندھتا رہا۔ وہ اس بات کا اعتراف کرتا رہا۔ کہ اس نے سلطان جیسا انسان کبھی نہیں دیکھا۔

(ماخوذ)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

دین کی راہ میں قربانی

(فیض محمدؐ خان آف لوڈپی)

حضرت طلحہؓ نے سترہ اٹھارہ سال کے عمر میں اسلام قبول کیا تھا۔ اور جنگِ بدر میں نہایت جان نثاری کے ساتھ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سینہ سپر رہے۔ لیکن مالی قربانی کے لحاظ سے بھی آپ کسی سے پیچھے نہ تھے عہد کر رکھا تھا۔ کہ غزوات کے مصارف کے لئے اپنا مال پیش کیا کریں گے۔ چنانچہ اس عہد کو استقلال و استقامت کے ساتھ نبھایا ہا۔ غزوہ تبوک کے موقع پر جب مسلمان عام طور پر فلاکت میں مبتلا تھے۔ اور سامانِ جنگ کی فراہمی کے لئے سخت دقت درپیش تھی۔ تو آپ نے ایک گرانقدر رقم پیش کی۔ اس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو "فیاض" کا خطاب دیا۔ جب قرآن کریم کی آیت کریمہ "کچھ آدمی ایسے ہیں۔ جنہوں نے خدا تعالےٰ سے جو کچھ وعدہ کیا۔ اس کو سچا کر دکھایا" نازل ہوئی۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ طلحہؓ بھی ان لوگوں میں سے ہے۔

ایڈیٹر کی ڈاک

ایک تجویز

بعد آداب کے عرض ہے کہ میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ اس پر غور فرمادیں گے۔ اگر ایک صفحہ برائے "بزم تشحیذ الاذہان" ہو تو اچھا ہے۔ یہ صفحہ قلمی دوستی اور سوالات کے لئے مخصوص ہوگا۔ میرے خیال میں یہ تجویز نہایت اچھی ہے۔ آپ اس پر ضرور غور فرمادیں۔

(طارق رشید لاہور)

تشحیذ:۔ کیوں بچو! کیا تمہیں میاں طارق رشید کی تجویز سے اتفاق ہے؟

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

☆ بھوکی مرغی ☆

نصیرہ فردوس صاحبہ۔ ربوہ

امّی نے اک مُرغی پالی
کچھ ہے سفید اور کچھ ہے کالی

صُورت اس کی بھولی بھالی
چال ہے اس کی سب سے نرالی

پر ہیں اس کے پیارے پیارے
جیسے ہوں آکاش پہ تارے

بچّے اس کے بھولے بھالے
جیسے ہوں روئی کے گالے

کُٹ کُٹ کر کے بلاتی ہے ان کو
دانا دُنکا کھلاتی ہے ان کو

چلنا پھرنا سکھاتی ہے ان کو
پروں کے نیچے سُلاتی ہے ان کو

بھُوکی جب بھی اس کو بُلائے
آجاتی ہے پَر پھیلائے

اُس کو دیکھ کے خوش ہوتا ہے
روتا ہو تو چپ ہوتا ہے

بھُوکے لئے مُرغی آئی
کھیلتے ہیں ہم، بہن اور بھائی

آپس میں ہم لڑتے نہیں ہیں
باطل سے ہم ڈرتے نہیں ہیں

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

عبدالحلیم طاہر

ہمارے محبوب وطن کا نام پاکستان ہے۔ خوشحالی، شادابی اور مسرتوں کا گہوارہ ہے۔ ہمارا وطن ——

آج سے کوئی دس سال قبل مسلم قوم کے ایک عظیم محسن محمد علی جناح نے اس آزاد اور خود مختار مملکت کی بنیاد رکھی۔ قوم نے انہیں قائدِ اعظم کے خطاب سے نوازا —— اور وہ تھے بھی اس خطاب کے عین اہل —— دن اور رات کی مسلسل اور انتھک محنت سے وہ ایک آزاد مسلم مملکت کے قیام میں کامیابی حاصل کر سکے تھے —— اُن کے ہندو، سکھ بلکہ خود مسلمان کہلانے والے بعض دشمنوں نے اُن کی راہ میں قدم قدم پر کانٹے بکھیر دیئے۔ چپے چپے پر رکاوٹوں اور مشکلات کے پہاڑ کھڑے کر دیئے۔ لیکن ایک آہنی عزم اور زبردست قوتِ عمل کے بل پر آپ اپنے مقصد کے حصول کی راہ میں قدم بڑھاتے چلے گئے —— اور آخر ایک دن وہ اپنے خوابوں کی ایک انتہائی حسین اور دلکش تعبیر دیکھ رہے تھے۔ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو دنیا کے نقشہ میں ایک عظیم ملک اُبھر آیا —— پاکستان اس ملک کا نام ہے۔

پاکستان دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت ہے۔ جس کی آبادی تقریباً دس کروڑ نفوس پر مشتمل ہے۔ پاکستان کو معرضِ وجود میں آتے ہی طرح طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مثلاً ہندوستان سے آئے ہوئے لاتعداد مہاجرین کی آبادکاری

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

اُن کے لئے ملازمت یا کسی اور ذریعۂ معاش کا انتظام، نہری پانی کا تنازعہ، کشمیر کا جھگڑا۔ وطن دشمن جماعتوں مثلاً احرار وغیرہ کی تباہ کُن سرگرمیاں اور اسی طرح خوراک کی فراہمی کا مسئلہ ـــــ لیکن ہمارا ملک اِن تمام مشکل مراحل سے گذرتا ہوا دن بدن ترقی کی منزلیں طے کرتا چلا گیا ـــــ اور آج اسے آزاد دُنیا میں ایک نمایاں اور ممتاز مقام حاصل ہے۔

پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ اسے بہت حد تک صنعتی ملک بنا دیا جائے۔ اِس کے باشندوں میں سیاسی شعور ضرورت سے زیادہ ہی پایا جاتا ہے۔ اور شاید یہی وجہ ہے۔ کہ یہاں آئے دن حکومتیں بدلتی رہتی ہیں۔

بحیثیت مجموعی پاکستان ایک شاداب، خوش حال اور طاقت ور ملک ہے۔ اور ہمیں فخر ہے۔ کہ پاکستان ہمارا وطن ہے۔

نو چیزیں نو چیزوں کو کھا جاتی ہیں!

(ریحانہ میر لاہور)

☆ نیکی بدی کو کھا جاتی ہے۔
☆ تکبّر علم کو کھا جاتا ہے
☆ توبہ گناہ کو کھا جاتی ہے
☆ جھوٹ رزق کو کھا جاتا ہے
☆ عدل ظلم کو کھا جاتا ہے
☆ غم عمر کو کھا جاتا ہے
☆ صدقہ بلا کو کھا جاتا ہے
☆ غصّہ عقل کو کھا جاتا ہے
☆ غیبت نیکی ایسا کو کھا جاتی ہے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

سچی کہانی کہ آپ مختار ہیں

شیخ احمد نصیر
ربوہ

چار آدمی اکٹھے کہیں جا رہے تھے۔ اُن میں سے ایک مُلّاں تھا دوسرا بڑھئی تیسرا سنار تھا اور چوتھا درزی۔ چاروں بے حد محنتی اور بیکاری کو نہایت ناپسند کرنے والے تھے۔ چلتے چلتے رات آگئی تو یہ سب ایک سرائے میں ٹھہر گئے رات کے وقت بڑھئی اٹھا۔ اور لکڑی کی ایک گڑیا بنا کر سو گیا پھر درزی اُٹھا۔ اُس نے گڑیا کو کپڑے سی کر پہنا دیئے پھر سنار اُٹھا۔ اُس نے گڑیا کو زیور بنا کر پہنا دیا اور سو گیا۔ اس کے بعد مُلّاں اُٹھا اور اس نے گڑیا میں رُوح پھونک کر جان ڈال دی۔

صبح ہوئی تو چاروں لگے لڑنے کہ یہ گڑیا تو میری ہے۔ بڑھئی کہتا تھا کہ چونکہ گڑیا میں نے بنائی ہے۔ اس لئے اس پر میرا حق زیادہ ہے۔ میاں درزی کہتے تھے۔ کہ اسے لباس سے آراستہ میں نے کیا ہے۔ اس لئے یہ مجھے ملنی چاہیئے سنار کا دعوےٰ تھا کہ چونکہ اس نے گڑیا کو زیور سے مزیّن کیا ہے۔ اس لئے گڑیا کا اصل حقدار وہ ہے اور مُلّاں چیخ رہا تھا کہ اس کو چونکہ میں نے زندہ کیا ہے۔ اس لئے یہ میری ہے۔ اس طرح سب جھگڑنے لگ پڑے۔ اب وہ فیصلہ آپ پر چھوڑتے ہیں۔ بتایئے کہ یہ گڑیا کس کی ہے؟

بقیہ حاشیہ ۲۱ (لاحول ولاقوۃ) لاکھوں بستر بھی اور آجائیں تو اٹھالے جاؤں۔

سکھوں نے میراثی سے بستر لے کر مُلّاں کو اٹھوا دیا۔ اور میراثی چلتا بنا۔ نہ جانے بیچارے مُلّاں کا کیا بنا۔ اسٹیشن تک پہنچا بھی یا راستے میں ہی

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

مرزا حیم

میراثی کی ہوشیاری

مبشر نصیر۔ ربوہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک میراثی اور ایک ملاّں ایک مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اُن دنوں اِس ملک پر سکھوں کی حکومت تھی غالباً پنجاب کا علاقہ تھا۔ اپنی حکومت کے زعم میں سکھ عام لوگوں پر خوب رعب جمایا کرتے تھے۔ میراثی کھڑکی میں بیٹھا تھا اور ملاّں چٹائی پر۔ اتنے میں دو سکھ اپنے سروں پر بستر اٹھائے ہوئے آئے۔ ملاّں تو ڈر کے مارے ایک لپٹی ہوئی چٹائی میں گھس گیا۔ مگر میراثی نڈر ہو کر بیٹھا رہا۔ سکھ آئے اور انہوں نے میراثی سے کہا کہ ہمارے یہ دونوں بستر اسٹیشن تک چھوڑ آؤ۔ سکھوں کے پاس تیر کمان تھے۔ میراثی نے کہا "بستر تو میں چھوڑ آؤنگا۔ مگر پہلے یہ تو بتاؤ کہ یہ کیا بلا ہے"؟ میراثی نے تیر کمان کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ سکھوں نے کہا "یہ تیر کمان ہے اور اس سے نشانہ لگاتے ہیں"۔ میراثی نے لپٹی ہوئی چٹائی کی طرف اشارہ کر کے کہا "تو اس چٹائی کا نشانہ لگاؤ"! یہ سنتے ہی ڈر کے مارے ملاّں جھٹ چٹائی سے باہر نکل آیا۔ سکھوں نے ان دونوں کو بستر اٹھانے کا حکم دیا۔ خیر مجبوراً ملاّں اور میراثی نے بستر اُٹھائے اور اسٹیشن کی طرف چل پڑے۔ اسٹیشن وہاں سے کوئی سات آٹھ میل کے فاصلے پر تھا۔

راستے میں زیادہ وزن کی وجہ سے ملاّں بیچارہ بہت تھک گیا۔ اور لگا دعائیں مانگنے۔ اور اونچی سی آواز نکال کر کہنے

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

سکھوں نے میراثی سے پوچھا "یہ کیا کہہ رہا ہے"؟ میراثی نے جواب دیا۔ "جناب! یہ کہہ رہا ہے کہ میرے سامنے ایک بستر تو کیا چیز ہے (باقی صفحہ ۲۰ پر

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

انسان دنیا میں کب آیا

چوہدری عبدالرب غیرت کپورتھلوی

قریباً دس لاکھ سال کا زمانہ گذرا کہ زمین برف کی موٹی موٹی چٹانوں سے ڈھک گئی تھی۔ اس زمانہ کی پتھریلی چٹانوں میں انسانی کھوپریوں کے ٹکڑے جبڑے اور دانت ملے ہیں۔ ان کو بہت سے آثارِ قدیمہ کے عالموں نے قدیمی انسانوں کے ڈھانچوں کا حصہ قرار دیا ہے ہڈیوں کے یہ ٹکڑے چین۔ جاوا۔ انگلستان۔ جرمنی اور فرانس تک کے علاقوں میں وسیع طور پر پائے گئے ہیں۔ ماہر عالموں نے ان ہڈیوں کو جوڑ کر پوری پوری کھوپریاں بنالی ہیں ان بحال شدہ کھوپریوں کے نام ان علاقوں کے ناموں پر رکھے گئے ہیں۔ جہاں وہ پائے گئے ہیں۔ چنانچہ ان کے نام پیکن کا آدمی، جاوا کا آدمی، ہیڈل برگ کا آدمی، بلٹ ڈاؤن کا آدمی اور فی اینڈرتھل کا آدمی رکھے گئے ہیں۔ تحقیقات سے پتہ چلا ہے۔ کہ پیکن کا آدمی آگ جلا سکتا تھا اور پتھر کے ہتھیار استعمال کر سکتا تھا۔ ہیڈل برگ کے آدمی کا نیچے کا جبڑا آج کل کے آدمی کے جبڑے سے بہت ملتا جلتا ہے۔ فی اینڈرتھل کے آدمی کی ہڈیاں جن غاروں سے ملی ہیں وہاں شکار کرنے والے پتھر کے اوزار اور ہتھیار بھی ملے ہیں۔

جب یورپ پر برفانی چٹانوں کا آخری حملہ ہوا ہے اُس وقت فی اینڈرتھل آدمی ختم ہو گیا تھا۔ آثار سے پتہ چلا ہے۔ کہ اس آدمی کے بعد ایک اور آدمی پیدا ہوا۔ جس کا نام کرومیگنن آدمی رکھا گیا ہے یہ نسل زیادہ ذہین تھی۔ یہ نام فرانس کی اس غار کے نام پر رکھا گیا ہے جہاں یہ انسانی ڈھانچے ملے تھے۔ کرومیگنن آدمی کم از کم چھ فٹ لمبا تھا۔ اس کے خدوخال بھی موجودہ نسل سے ملتے جلتے تھے اس کے بعد یہ آدمی بھی ختم ہوا اور اور نسلیں آتی رہیں انہی میں سے ایک نسل موجودہ آدمی کے اجداد کی ہے۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ زمین پر پہلا آدمی قریباً دس لاکھ سال پہلے پیدا ہوا۔ یہ زمانہ پودوں اور حیوانوں کے زمانہ کے مقابل میں بہت ہی تھوڑا ہے۔ زمین کی عمر کا اندازہ ۲ ارب سال ہے۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

عبدالرشید ارشد

ہم نے ہے اک طوطا پالا
طوطے کا ہے رنگ نرالا

بولی اس کی پیاری پیاری
آنکھیں اس کی نیاری نیاری

میاں مٹھو نام ہے اس کا
ٹیں ٹیں کرنا کام ہے اس کا

مرچیں شوق سے کھاتا ہے وہ
کھا کر شور مچاتا ہے وہ

کھا لیتا ہے چوری کو بھی
دانے دنکے پوری کو بھی

جو بھی ارشد اس کو پڑھائے
فر فر پھر وہ اس کو سنائے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

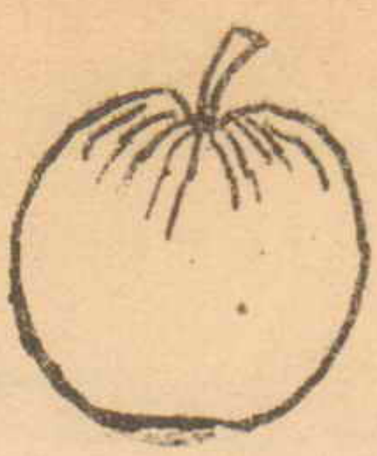

سیب کی قیمت

لطیف قریشی

چاندنی رات ہے۔ ہر چیز چاندنی کے سمندر میں نہائی ہوئی ہے۔ نیلگوں آسمان پر حسین چمکتے دمکتے ننھے ننھے ستارے ایک دوسرے سے آنکھوں ہی آنکھوں میں کچھ کہہ رہے ہیں۔ ہر طرف ہُو کا عالم ہے۔ لوگ اپنے اپنے مکانوں کی چھتوں پر بیٹھے خدا تعالیٰ کی حمد و تسبیح کر رہے ہیں۔ ایک مکان کی چھت پر ایک طرف چارپائی پر ایک بوڑھی عورت مصروفِ نماز ہے۔ پاس ہی ایک ادھیڑ عمر عورت لکڑی کے تخت پر نماز پڑھ رہی ہے۔ ایک چارپائی پر دو لڑکے جن کی عمر علی الترتیب پانچ اور سات سال کے قریب ہے۔ ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہو رہے ہیں اور شور مچا رہے ہیں۔ دوسری چارپائی پر ایک دس سالہ لڑکی ایک چھوٹے سے بچے کو چارپائی پر لٹائے اس سے پیار کر رہی ہے اور اس کو چندا ماموں کا گیت سنا رہی ہے

چندا ماموں دُور کے — بڑے پکائیں بُور کے

آپ کھائیں تھالی میں — ننھے کو دیں پیالی میں

پیالی گئی ٹوٹ —! — چندا ماموں گئے روٹھ

پیالی لائے اور ! — چندا ماموں آئے دَوڑ

اتنے میں بوڑھی عورت سلام پھیرتی ہے تو دونوں لڑکے چلا اُٹھتے ہیں "نانی اماں! آج ہم کہانی سنیں گے"۔ لڑکی بھی بے ساختہ ان کی تائید کرتی ہے۔ نانی اماں سمجھاتے ہوئے کہتی ہیں "اچھا اگر تم سب اپنی ماں کے نماز ختم کرنے تک خاموش رہو گے تو تمہیں بہت اچھی کہانی سناؤں گی"۔ سب بچے یکدم خاموش ہو کر ہمہ تن انتظار بن جاتے ہیں۔ اور نانی اماں وظیفہ میں مشغول ہو جاتی ہیں۔ چند منٹ بعد ماں بھی سلام پھیر دیتی ہے اور ننھے کو گود میں لے لیتی ہے۔ باقی تینوں بچے فوراً نانی اماں کی چارپائی پر آ دھمکتے ہیں اور کہانی سننے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

کی فرمائش کرتے ہیں۔ سب سے چھوٹا بچہ نانی اماں کی گود میں گھس جاتا ہے اور باقی دونوں پاس بیٹھ جاتے ہیں۔ نانی اماں کہانی شروع کرتی ہیں:۔

"ایک تھے بزرگ حضرت امام ابو حنیفہ۔ آج ان کے والد کی کہانی سنو۔ اچھا تو ان کا نام تھا حضرت ثابت رحمہ اللہ۔ آپ ایک دن پاس والی نہر میں نہانے گئے"۔

چھوٹا لڑکا بول اٹھتا ہے۔ "نانی اماں! اس پاس والی نہر پر جس پر میں بھی ابا جان کے ساتھ پچھلی اتوار گیا تھا"

نانی اماں (مسکرا کر) "نہیں وہ تو اپنے شہر کے پاس والی نہر پر گئے تھے نا۔ ہاں تو اس وقت چپکے سے کہانی سنو"

"اچھا تو جب وہ نہر کے ٹھنڈے ٹھنڈے پانی میں لطف غسل اٹھا رہے تھے۔ تو پانی میں ایک سیب بہتا ہوا آیا بہت اچھا سرخ سرخ سیب تھا۔ آپ نے اسے پکڑ لیا۔ اور وہیں کھا لیا"

"نانی اماں! انہیں مزا تو بہت آیا ہوگا"۔ بڑا لڑکا بول اٹھا۔

"چپ۔ اس طرح کہانی خراب ہوتی ہے۔ دیکھو! اچھے بچے کہانی سنتے ہوئے ٹوکا نہیں کرتے"۔ نانی اماں نے چپ رہنے کی تلقین کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا! تو جب آپ نہا کر باہر نکلے اور واپس گاؤں کی طرف جانے لگے تو آپ کو خیال آیا کہ میں نے سیب تو کھا لیا ہے مگر اس کی قیمت ادا کی ہی نہیں۔ خدا تعالےٰ قیامت کے دن ضرور اس کا حساب لے گا اور مجھے اس کی سزا ملے گی۔ یہ خیال آتے ہی آپ نہر کے اوپر کی طرف چل پڑے جدھر سے سیب بہتا ہوا آیا تھا"

لڑکی "تو نانی اماں! انہیں پتہ تھا کہ سیب کا مالک کون ہے؟"

نانی اماں "نہیں وہ اس خیال سے ادھر کو چلے کہ یقیناً نہر کے پاس کوئی باغ ہوگا۔ جہاں سے سیب منڈی میں جاتے ہونگے۔ اور یہ سیب بھی اسی طرح نہر پار کرتے وقت گر پڑا ہوگا"

"تو آپ چلتے چلتے دوسرے تیسرے دن ایک پل کے پاس پہنچے۔ آپ کو دوسرے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

کنارے پر کچھ دور ایک سیبوں کا باغ نظر آیا۔ آپ اس باغ میں گئے۔ وہاں صرف ایک رکھوالا تھا۔ آپ نے اسے ساری کہانی سنائی اور کہا کہ "یا تو مجھ سے سیب کی قیمت لے لو یا مجھے بخش دو"۔ مالی نے جواب دیا۔ "میں تو اس باغ کا مالک نہیں اس لئے میں نہ تو معاف کر سکتا ہوں اور نہ ہی قیمت لے سکتا ہوں۔ اگر آپکو ایسی ہی قیمت ادا کرنا ہے تو مالکِ باغ یہاں سے دس منزل کے فاصلہ پر رہتا ہے۔ وہاں جاؤ اور اسی سے پوچھو"۔

آپ نے سوچا کہ بیشک دس منزل کا فاصلہ بہت زیادہ ہے مگر میں نے جو خواہ مخواہ کسی کا مال کھایا ہے اس کا عذاب قیامت کے دن اس سے بھی بڑا ہے گا۔ اس لئے آپ جانے پر رضامند ہو گئے اور مالی سے مالک کا پتہ پوچھ اس طرف کا رُخ کیا۔

جب آپ مالکِ باغ کے مکان پر پہنچے تو آپ نے اسے ساری بات بتائی اور اس سے کہا "یا تو مجھ سے سیب کی قیمت لے لو یا مجھے معاف کر دو"۔ باغ کا مالک بہت امیر کبیر آدمی تھا مگر اس نے کچھ سوچ کر کہا کہ وہ قیمت لے گا۔ جب آپ نے قیمت پوچھی تو اس نے جواب دیا۔ "آپ کو ساری عمر میری خدمت کرنا ہوگی"۔ حضرت ثابت بخوشی راضی ہو گئے۔ کیونکہ وہ قیامت کے عذاب سے ڈرتے تھے۔ اگلے دن اس آدمی نے آپ کو مخاطب کر کے کہا:۔

"تم میرے غلام ہو اور اب تمہیں میرا ہر حکم ماننا ہوگا"۔

آپ نے جواب دیا۔ "جی بے شک"۔

تو اس آدمی نے کہا:۔

"میری ایک لڑکی ہے اس کی ایک ٹانگ پیدائش کے وقت ہی سے نہیں ہے۔ اور دونوں بازو بھی ناکارہ ہیں۔ اس کی آنکھیں بھی نہیں اور وہ سُن بھی نہیں سکتی۔ بتاؤ تم اس سے شادی کرنے پر رضامند ہو؟"

آپ نے یہ سوچ کر کہ بے شک یہ ساری عمر کے لئے تکلیف ہوگی مگر نہ جانے آخرت کا عذاب کیسا سخت ہوگا۔ شادی پر رضامندی ظاہر کی۔ وہ آدمی آپ کی نیک نیتی سے پہلے ہی بہت زیادہ متاثر ہو چکا تھا۔ اب اس کو آپ کی نیک نیتی اور

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

پاک باطنی کا بالکل یقین ہوگیا۔ اب اس آدمی نے آپ کو کہا کہ فلاں کمرے میں وہ لڑکی بیٹھی ہے جاؤ اسے دیکھ لو۔ آپ جب کمرے میں داخل ہوئے تو آپ کو سخت حیرانی ہوئی کیونکہ آپ کو وہاں ایک ماہ رو حسینہ نظر آئی۔ جس کے حسن کی مثال ساری دنیا میں نہ ہوگی۔ اور وہ پاکباطن دوشیزہ ایک آراستہ پلنگ پر نظریں نیچی کئے قرآن حکیم کی تلاوت کر رہی تھی۔ حیرانی کے عالم میں آپ کے منہ سے بے ساختہ نکل گیا۔ "یا اللہ! میں کسی اور کمرے میں تو نہیں آگیا!" آپ نے ابھی یہ کہا ہی تھا کہ وہی آدمی آپ کے عقب سے بولا "نہیں۔ میں نے تو صرف تمہاری نیک نیتی کا امتحان لیا تھا۔ واقعی صرف اور صرف تم ہی ساری دنیا میں اس لڑکی کے لائق ہو۔" اسی وقت اس نے آپ کا نکاح اس دوشیزہ سے پڑھوا دیا۔ اور چند دن بعد بہت سا مال و دولت دے کر آپ کی خواہش پر آپ کو وطن رخصت کر دیا۔ اسی پاک باطن اور فرشتہ سیرت بی بی کے بطن سے حضرت امام ابوحنیفہ جیسا بزرگ پیدا ہوا۔"

لڑکی "تو نانی اماں! واقعی حضرت ثابت بہت ہی نیک آدمی تھے۔"

نانی اماں نے سب کو نصیحت کی:۔

دیکھو تم سب بھی حضرت ثابت کی طرح ایماندار بننا۔ اور کبھی کسی کی چیز نہ چھیڑنا۔

وفات حسرت آیات

آپ نے نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ یہ خبر سنی ہوگی کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نہایت جلیل القدر عالم باعمل خالد احمدیت، مکرم ملک عبدالرحمن صاحب خادم امیر جماعتہائے ضلع گجرات طویل علالت کے بعد مورخہ ۳۰ دسمبر ۵۷ء کو میو ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

محترم خادم صاحب کی وفات سلسلہ کے لئے بظاہر ناقابلِ تلافی صدمہ ہے۔ آپ نے خدمت احمدیت اور فتنۂ منافقین کے رد میں جو اہم کردار ادا کیا ہے۔ وہ ہمیشہ تاریخ احمدیت میں سنہری حروف میں لکھا جائیگا۔ ادارہ تشحیذ الاذہان اس صدمہ پر خادم صاحب کے اہل و عیال سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا خود حامی و ناصر

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

مزاحیہ

کاش کہ ۔۔۔۔

(زین العابدین انور قادیان)

ربوہ پہنچتے ہی میں نے ارشاد بھیا سے کہا۔ ارشاد بھیا! کیا آپ لوگ جانتے ہیں۔ کہ ہم سب یہاں کیوں آئے ہیں۔ ارشاد بھیا نے نفی میں سر ہلا دیا۔ میں پھر کہنے لگا ہم لوگوں کے آنے کا مقصد صرف یہ ہے۔ کہ "تشحیذ" میں صرف دس سے بیس سال تک کے لڑکوں اور لڑکیوں کے مضامین اور کہانیاں شائع ہونی چاہئیں مگر آپ لوگ تو بڑے لوگوں کی کہانیاں اور نظمیں بھی شائع کر دیتے ہیں اور پھر ہم لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے لکھتے ہیں۔ کہ بچو تم ہی قوم کے سپوت ہو۔ تمہارے ہی ہاتھ قوم کی باگ ڈور ہے۔ مگر میں یہ پوچھتا ہوں۔ کہ یہ سب کہتے ہوئے بھی آپ لوگ ان سپوتوں پر دھیان کیوں نہیں دیتے۔ دھیان دینے کے بجائے تو آپ ہی لوگوں نے ان سپوتوں کے قلم توڑ دیئے ہیں۔ جن کے دم سے قوم ہے"۔

ارشاد بھیا نے جواب دیا۔ "یہ سب تو تم نے ٹھیک ہی کہا۔ مگر یہ بھی تو سوچنا چاہیئے۔ کہ ان کی کہانیاں کیوں نہیں شائع کی جاتیں ۔ وجہ صرف یہ ہے کہ ان کی کہانیوں اور مضامین میں غلطیاں بہت ہوتی ہیں"۔ کاتب صاحب بھی شکایت کرتے تھے کہ مضامین اچھی طرح پڑھے نہیں جاتے"۔

میں سمجھانے لگا۔ "مگر بھیا آپ لوگوں کو چاہیئے۔ کہ ان کی غلطیوں کو درست کر دیں۔ اس سے تو آپ لوگوں کو خوشی ہونی چاہیئے۔ کہ قوم کے سپوت نقل نہیں کرتے۔ بڑوں سے نہیں لکھواتے بلکہ خود ہی لکھتے ہیں ـــــ کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ قوم کے سپوت کپوت بن جائیں"۔

ارشاد بھیا نے ہم سے صاف صاف کہدیا کہ ہمیں اتنی فرصت نہیں کہ

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

سبھوں کی غلطیاں درست کرتے پھریں۔

اب ہم میں برداشت کی طاقت باقی نہیں رہی۔ اور ہم نے یہ فیصلہ کر لیا کہ جتنے بھی بڑے بڑے ادیب ہمارے رسالہ میں مضامین لکھ کر ہماری حق تلفی کرتے ہیں۔ ان کے ہاتھ باندھ دیئے جائیں۔ تاکہ آئندہ سے وہ ہماری حق تلفی کرنے کی جرأت نہ کر سکیں۔

چنانچہ ہم نے بڑے ادیبوں اور شاعروں کو پکڑ لیا۔ اب صرف دو ہی بڑے ادیب گرفتار کرنے رہ گئے تھے۔ وہ تھے شاد بھیا اور ارشاد بھیا۔ ہم نے سوچ لیا تھا کہ اگر انہوں نے بھی ہماری رائے سے اتفاق نہ کیا تو ان کا بھی حشر وہی ہوگا۔ جو اور سب ادیبوں کا ہوا۔ جب ہم لوگ دفتر پہنچے تو ہمیں دیکھ کر شاد بھیا اور ارشاد بھیا کا چہرہ بالکل فق ہو گیا۔ ہم لوگوں نے اپنے آنے کی وجہ ان کے سامنے رکھی۔ انہوں نے بغیر کسی عذر کے ہم لوگوں کی رائے سے اتفاق کر لیا۔ یک بیک ہماری نظر ردی کی ٹوکری پر پڑی۔ میں نے لپک کر ردی کی ٹوکری کو اُٹھا لیا۔

اب ہم سب آگے ہاتھوں میں ردی کی ٹوکری لئے ہوئے دفتر "تشحیذ" سے نکل کر نعرے لگاتے ہوئے جا رہے تھے۔ "شاد بھیا ارشاد بھیا زندہ باد! ردی کی ٹوکری مردہ باد"۔ اسی طرح نعرے لگاتے ہوئے ہم سب ربوہ کی ایک بہت ہی اونچی پہاڑی پر پہنچے ایک بہت بڑا کھڈ تھا۔ میں نے پورا زور لگا کر ردی کی ٹوکری کو کھڈ میں پھینک دیا۔ میرے منہ سے خوشی کی چیخ نکل گئی اور اس کے ساتھ ہی میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے اپنے آپ کو زمین پر گرتے دیکھا۔

دراصل وہ چیخ خوشی کی نہیں تھی بلکہ درد کی تھی۔ میرے سر میں کافی چوٹ آنے کی وجہ سے فرش پر کافی خون پھیل گیا تھا۔ میں گھبرا کر خون کی طرف دیکھنے لگا۔ مگر یہ کیا! میں اپنے درد کو بھول کر سوچنے لگا۔

کاش کہ میں اپنے اس خواب کی حقیقت کا پتہ لگا سکتا۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

مُبارک نیا سال آنا مبارک

مسعود احمد انیس
شاہجہانپوری قادیان

نئے سال میں ہو نیا جوش پیدا
گذشتہ کی غفلت سے ہو ہوش پیدا
نیا ہر عضو، ہوں نئے گوش پیدا
مبارک تمہیں یہ زمانہ مبارک
مبارک نیا سال آنا مبارک

ادھورے جو کچھ رہ گئے تھے ارادے
وہ اس سال ہو جائیں پورے دعا سے
نئی ہوں اُمنگیں، رہو مسکرا کے
ہمیشہ ہو ہنسنا ہنسانا مبارک
مبارک نیا سال آنا مبارک

تمنا ترقی کی اب دل سے کرنا
کبھی مشکلوں سے نہیں تم نے ڈرنا
کہ خورشید بن کے اُفق سے اُبھرنا
مبارک تمہیں دن چڑھانا مبارک
مبارک نیا سال آنا مبارک

بناؤ انیسؔ اپنا سب کو بناؤ
نیا سال ہے سب ہنسو اور ہنساؤ
خوشی میں ترانا کوئی مل کے گاؤ
مبارک یہی گیت گانا مبارک
مبارک نیا سال آنا مبارک

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

قرارداد تعزیت صدر انجمن احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی اور مخلص صحابی اور سلسلہ کے سب سے پہلے صحافی اور جانباز سپاہی حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات حسرت آیات پر صدر انجمن احمدیہ قادیان دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ اور اس وفات کو بہت بڑا جماعتی نقصان یقین کرتی ہے۔

حضرت عرفانی صاحب رضؓ کا وجود سلسلہ احمدیہ میں بہت ممتاز اور قابلِ قدر تھا۔ انہوں نے نصف صدی سے زیادہ عرصہ سلسلہ حقہ کی گرانقدر اور بے نفس خدمت سرانجام دی ہے۔ اور سلسلہ کی صحافت میں ان کا مقام صفِ اوّل میں شمار ہوتا ہے۔ ان کے ذریعہ سے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے سوانح اور ملفوظات کی حفاظت کا عظیم الشان کام ہوا۔ اور احمدیت کی موجودہ اور آئندہ نسلیں ان کی خدمات جلیلہ کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے ان کی مرہون منت ہیں اور ہونگی۔

خدا تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ حضرت عرفانی صاحبؓ کی روح کو اعلیٰ علیین میں اپنے آقا کے قدموں میں جگہ دے۔ اور ان کے عزیزوں و تمام جماعت کا حافظ و ناصر ہو آمین

۲۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان حضرت عرفانی رضؓ کی وفات کے صدمہ عظیمہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اور مرحوم و مغفور کے جملہ لواحقین نیز عزیزان اور تمام احباب جماعت سے اظہارِ تعزیت کرتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور مرحوم کی اعلیٰ صفات کا وارث بنائے۔

۳۔ اس ریزولیوشن کی نقول ۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ۲۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ناظر حفاظت مرکز ۳ جملہ لواحقین حضرت عرفانی مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور احمدیہ پریس کو بھجوائی جائیں۔

ناظر اعلیٰ قادیان
۱۷۔۱۲۔۵۷

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

وفاداری

عبدالعفار قمر ربوہ

جنوبی کوریا کا دارالخلافہ "سیول" جنگ کی تباہ کاریوں کا بھیانک منظر پیش کر رہا تھا۔ مُردہ لاشوں پر گِدھ چیلیں اور کوّے منڈلا رہے تھے۔ شمالی کوریا کے فوجیوں کا ایک دستہ اپنے اس عظیم کارنامے پر اتراتا ہُوا شہر کے نواح میں گھوم رہا تھا۔ اپنے دشمنوں کی تباہی پر اُن کے دِل بلیوں اُچھل رہے تھے۔ اچانک ایک وسیع عمارت کے کھنڈرات میں سے کسی بچے کی سسکیوں نے انہیں اپنی طرف متوجہ کر لیا۔ دو چار منچلے فوجی آگے بڑھے۔ آواز قریب ہی ملبہ کے ایک بڑے ڈھیر کے پیچھے سے آ رہی تھی ـــــ چھ سال کا ایک معصوم اور خوبصورت بچہ اپنی ماں کے مُردہ لاشے سے چمٹ کر سسکیاں لے رہا تھا۔ اس کے چہرے پر غم، بھوک اور صدمہ سے زردی بکھری ہوئی تھی۔ بچے نے لحظہ بھر کے لئے ان اجنبی چہروں کی طرف دیکھا۔ اور پھر ماں کے گلے سے لپٹ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا ـــــ انسانی فطرت اپنے اندر بے پناہ نرمی اور سوز لئے ہوئے ہے ـــــ شمالی کوریا کے یہ فوجی بھی اس دردناک منظر سے متأثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ اپنے باقی ساتھیوں کی مدد سے انہوں نے بچے کی ماں کو اسی کھنڈر میں عزت اور احترام کے ساتھ دفن کر دیا۔ اور بچے کو اپنے ساتھ فوجی کیمپ میں لے گئے۔

بچے کا اصل نام کیا ہے۔ یہ کوئی نہ جانتا تھا۔ اس رحمدل فوجی سپاہی نے جو اس بچے کو اپنے ساتھ رکھنے کے لئے اُٹھا لایا تھا۔ اسے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

"کیم" کا نام دیا ـــــ باقی تمام کیمپ والے بھی اسے اسی نام سے پکارتے تھے۔ کیم جلد ہی اس نئے ماحول سے مانوس ہو گیا۔ اُسے اپنے فوجی سرپرست سے بڑی محبت تھی۔ جب وہ میدان جنگ میں جاتا۔ تو کیم بڑی بے صبری سے اُس کا منتظر رہتا۔ اور جب وہ لڑائی سے فارغ ہو کر واپس لوٹتا۔ تو یہ بھاگ کر اُس کی ٹانگوں سے لپٹ جاتا۔ اپنے معصوم پیار کا اظہار وہ کئی طور پر کرتا۔ کبھی اُس سے لپٹ کر۔ کبھی اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے اس کی آنکھیں موند کر۔ اور کبھی اپنے ہاتھوں اس کے منہ میں بسکٹ ٹھونس کر۔ کھانے کی میز پر وہ سب فوجیوں کے لئے دلچسپی اور رونق کا باعث بن چکا تھا۔ اور سبھی اس کا خاص خیال رکھتے تھے۔

دن گذرتے گئے اور آخر ایک اداس شام واپس لوٹنے والے فوجیوں کے کندھوں پر کیم کے اُس محبوب فوجی کا نیم جان جسم لدا ہوا تھا۔ دورانِ جنگ میں اس کے قریب ہی ایک بم پھٹا تھا۔ اور زخموں کے باعث وہ بالکل نڈھال ہو چکا تھا۔ کیم کی خوبصورت اور حسین آنکھیں اسے اس حال میں دیکھ کر بے حد اُداس ہو گئیں۔ فوجی ڈاکٹر نے سرسری معائنہ کے بعد اعلان کیا کہ چونکہ اس فوجی جوان کے جسم سے خون کی ایک بڑی مقدار خارج ہو گئی ہے اس لئے اُسے تازہ انسانی خون کی ضرورت ہے۔ اپنی دلکش اور ہنس مکھ شخصیت کے باعث یہ فوجی اپنے ساتھیوں میں سب سے زیادہ مقبول تھا۔ فوراً بیسیوں فوجی آگے بڑھے۔ اور اپنے ساتھی کے لئے اپنے خون کی پیشکش کی۔ لیکن ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ جب انہوں نے دیکھا۔ کہ ننھا کیم اپنے بازو سے کپڑا ہٹاتا ہوا فوجیوں کی اس بھیڑ کو چیرتا ڈاکٹر کے سامنے جا کھڑا ہوا اور ضد کرنے لگا۔ کہ صرف اسی سے خون لیا جائے۔ ڈاکٹر کے سنجیدہ چہرے پر تبسم کی لہریں پیدا ہوئیں۔ اس نے پیار سے کیم کا گال تھپتھپایا۔ اور اپنے ماتحت عملہ سے کہا۔ کہ وہ کیم کو بہلا کر اس کے خیمے تک چھوڑ آئیں ـــــ

مریض بڑا اور زخم زیادہ خطرناک تھے۔ خون کی مطلوبہ مقدار داخل کرنے کے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

بعد اُسے زخمیوں کے اس کیمپ میں پہنچا دیا گیا۔ جو فوجی کیمپ سے قدرے فاصلے پر تھا۔ دوسرے دن صبح حسبِ معمول جنگ پر جانے سے قبل تمام فوجی جوان کھانے کی میز پر جمع ہوئے۔ کیپٹن ان کے ساتھ نہ تھا۔ کھانے کی میز سونی سونی اور بے لطف نظر آرہی تھی۔ اس کی عدم موجودگی شدت سے محسوس کی جارہی تھی۔ کیمپ بھر میں اس کی تلاش شروع ہوئی۔ اُس کا خیمہ، بیت الخلاء۔ دوسرے خیمے غرض کونسی جگہ تھی۔ جو نہ دیکھی گئی ہو۔ ایک ننھا سا بے یار و مددگار بچہ آخر کہاں گیا؟ ہر ایک کی زبان پر یہی سوال تھا۔ ہر ایک یہی سوچ رہا تھا۔ اچانک ایک فوجی کو خیال آیا۔ کہ زخمیوں کے کیمپ سے پتہ کرنا چاہیئے۔ شاید وہ وہاں چلا گیا ہو۔ اور تھوڑی دیر بعد دس پندرہ جوان زخمیوں کے کیمپ کی طرف بڑھ رہے تھے۔ اپنے خیمے میں وہ زخمی سپاہی آرام کی نیند سو رہا تھا۔ اس کے بستر کے قریب فرش پر خون سے بھری ہوئی ایک شیشی پڑی تھی۔ فرش پر اور زخمی سپاہی کے چہرے پر خون کے سرخ سرخ دھبے بکھرے ہوئے تھے۔ سراسیمگی اور حیرت کے عالم میں دوڑتے ہوئے وہ خون کے ان دھبوں پر باہر کی طرف بڑھتے گئے۔ دور تک زمین پر خون کے قطرے گرے ہوئے تھے۔ اور اُسی کھنڈر میں اپنی ماں کی قبر کے قریب ننھا کیپٹن ابدی نیند سو رہا تھا۔ اُسے گوارہ نہ تھا۔ کہ اُس کے محبوب فوجی کے لئے اُس کا خون نہ کیا جائے۔ اُس نے اپنے بازو کی ایک رگ کاٹ کر اپنا خون نکالا۔ اور شیشی بھر کر اپنے محسن کے بستر کے قریب رکھ دیا۔ نادانی میں اُس کے جسم سے جب بہت زیادہ خون نکل گیا۔ اور موت اس کے سر پہ منڈلانے لگی۔ تو وہ اپنے محبوب سے آخری پیار کرنے کے بعد ماں کی دائمی آرام گاہ کی طرف بھاگا۔ کہ شاید وہ اُسے بچا لے۔ لیکن وہ اُس کی تکلیف اور چیخ و پکار سے کبھی کی بے نیاز ہو چکی تھی۔ ننھے کیپٹن کا زخمی بے جان لاشہ بہت بڑے فوجی اعزاز کے ساتھ دفنایا گیا۔ اور جب اسے قبر میں اتارا جا رہا تھا۔ ہر آنکھ رو رہی تھی۔ ہر دل غمگین تھا۔۔۔۔۔!

(غفار قمر)

مسکراہٹیں

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

(۱)

باپ (بیٹے سے۔ جو بڑے غور سے نقشہ دیکھ رہا تھا) بیٹا! کیا دیکھ رہے ہو؟
بیٹا۔ ابا جان! خبر آئی ہے کہ دریائے چناب میں ایک کشتی ڈوب گئی۔ اُسے ڈھونڈ رہا ہوں!

---

(۲)

میاں۔ (بیوی سے) معلوم گاڑی اب تک کیوں نہیں آئی؟
بیوی ـــــ باہر سخت بارش ہو رہی ہے۔ کسی درخت کے نیچے کھڑی ہوگی!

(محمد اسمٰعیل خاں ربوہ)

---

(۳)

باجی۔ (ننھے کریم سے) بتاؤ اگر پانی نہ ہوتا۔ تو ہم لوگ کیا پیتے؟
ننھا کریم ـــــ باجی! ہم چائے پی لیا کرتے!

---

(۴)

اُستاد (شاگرد سے) خوفناک کے کیا معنے ہیں؟
شاگرد ـــــ جناب ڈرنے والی ناک!

(عبدالکریم راحت ربوہ)

(۵)

استاد (شاگرد سے) بتاؤ ہم صبح سویرے منہ کیوں دھوتے ہیں؟
شاگرد ــــ جناب! چائے پینے کے لئے!

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

(۶)

ایڈیٹر (کاتب سے) ہوشیاری سے کام کیجئے۔ بچے بہت ہوشیار ہوتے ہیں۔
کاتب ــــ کوئی بات نہیں جناب والا! بچے زیادہ سے زیادہ یہی کریں گے نا؟ کہ غلطیاں پکڑیں گے۔ (مسعودہ سلطانہ قادیان)

(۷)

فقیر (کنجوس سے) بابو جی! ایک پیسہ راہِ خدا میں دو۔ خدا آپ کو بہت روپے دیگا۔
کنجوس ــــ ہاں ٹھیک ہے۔ تم بھی کسی کو ایک پیسہ دے دو۔ خدا تم کو بھی بہت روپے دے گا۔ (ظفر محمود راولپنڈی)

(۸)

ایک شخص :۔ مجھے بے حد افسوس ہے۔ کہ میری مرغی آپ کے پودوں کو خراب کر آئی ہے
دوسرا :۔ کوئی بات نہیں۔ میرے کتے نے اُسے کھا لیا ہے۔
پہلا :۔ بہت خوب! تو یہ بات ہے۔ خیر گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ابھی ابھی میں آپ کے کتے کو ہلاک کر آیا ہوں۔

(۹)

ایک دوست ــ مجھے کچھ روپوں کی فوری ضرورت ہے۔ مگر میں حیران ہوں کہ کس سے مانگوں
دوسرا ــــ اچھا ہوا کہ آپ نے مجھ سے نہیں مانگ لئے۔ ورنہ مجھے بڑی شرمندگی ہوتی۔ (امۃ الوحید ربوہ)

یہ ہیں جوابات

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

پچھلے شمارہ میں صفحہ ۳۲ پر "بھلا بوجھئے تو ..... ؟" کے زیر عنوان جو سوالات بطور ذہن پیما دیئے گئے تھے۔ ان کے جوابات مندرجہ ذیل ہیں۔

جواب نمبر ۱:۔ اصل کلاک میں ۱۲ بج کر ۲۵ منٹ ہوئے ہیں۔

جواب نمبر ۲:۔ پندرہ آدمی بھی بارہ منٹ ہی صرف کریں گے۔

جواب نمبر ۳:۔ بکر کے خالو کا نام بھی زید ہے۔ اور داد ا کا نام بھی زید ہے۔

جواب نمبر ۴:۔ ۹۸۷۶۵۴۳۲۱ = ان ہندسوں کو اگر جمع کریں تو مجموعہ = ۴۵

۱۲۳۴۵۶۷۸۹ = ان ہندسوں کو اگر جمع کریں تو مجموعہ = ۴۵

۸۶۴۱۹۷۵۳۲ ان ہندسوں کو اگر جمع کریں تو مجموعہ = ۴۵

جواب نمبر ۵:۔ لڑکے نے جس روز کاپی پر یہ سوال لکھے تھے۔ وہ سال کا آخری دن تھا۔ یعنی ۳۱ر دسمبر اور ماسٹر صاحب نے جس روز یہ کہا تھا کہ یہ تو پچھلے سال کے لکھے ہوئے ہیں۔ وہ اگلے سال کا پہلا دن تھا۔ یعنی یکم جنوری ——— اس طرح دونوں سچے تھے۔

جواب نمبر ۶:۔ سیڑھی چونکہ زمین پر لیٹی ہوئی تھی۔ اس لئے اس آدمی کو بالکل چوٹ نہ لگی

جواب نمبر ۷:۔ جو لوگ میچ دیکھنے گئے تھے۔ اُن کی تعداد تین ہے۔

فرض کیجئے ان میں سے ایک کا نام زید ہے (یہ ایک باپ ہے) اُس کے بیٹے کا نام بکر ہے (یہ ایک بیٹا ہوا) ۔ یہ بکر دوسرا باپ ہے کیونکہ اس کا بیٹا عمر بھی ساتھ ہے۔ جو دوسرا بیٹا ہے۔ تینوں کو دو دو لڈو ملے تھے۔ دیکھ لو کوئی لڈو توڑا نہ گیا تھا۔

مندرجہ ذیل ساتھیوں نے ان سوالات کے حل بھجوائے ہیں۔

امتہ الوحید لطیف۔ امتہ الحفیظ بیگم۔ محمد عثمان ناصر۔ محمود احمد سیالکوٹی۔ صالح محمد خان۔ راشدہ بیگم۔ محمد اقبال خان بشریٰ سلطانہ بیگم ربوہ۔ عطاء الکریم۔ مودودہ طلعت راولپنڈی۔ وسیم احمد ساہی گوجرہ۔ فیض محمد خان ٹوپی مردان رائے شمشیر خاں سرگودہا۔ عبدالکریم بیدیانوالہ۔ امتہ اللطیف۔ مسعودہ سلطانہ۔ زین العابدین انور۔ سعید احمد انور قادیان

کیا سمجھے آپ

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

(جناب سلمان مسعود)

دودھ پی پی کر میں رہتی ہوں ہمیشہ صحت مند
سارے کھانوں میں جو افضل ہے وہی مجھ کو پسند
اتنی اونچی جست ہے کہ ہر بلندی پست ہے
ڈال سکتی ہوں زمین سے آسمانوں پر کمند
بھانجہ رشتہ میں میرا، بادشاہ جنگل کا ہے
کب میں خاطر میں ہوں لاتی بھیڑ ہو یا گوسفند
مجھ سے نسبت ہے صحابی کو رسول اللہ کے
میری خوش بختی کہ پایا مرتبہ اتنا بلند
مجھ کو پہچانو تو جانوں تم بھی آدم زاد ہو
صاحبِ عقل و خرد اور ذی شعور و ہوشمند

پیلی پتنگ - کرتی ہے جنگ
چبھو دیا نشتر - کیا جو تنگ
اڑ گئی جھٹ سے - دیکھو تو ڈھنگ

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

مطلب اس سے زیادہ کچھ نہ تھا!

جناب سلمان مسعود بھی خوب ہیں۔ آپ کو الجھانے میں شاید انہیں بڑا لطف آتا ہے۔ پچھلے شمارے میں۔ آپ کو یاد ہوگا۔ انہوں نے کچھ پہیلیوں کے جواب آپ سے پوچھے تھے۔ تب سے اب تک آپ سوچتے رہے۔ کبھی کوئی جواب آپ کو سوجھتا تھا۔ اور کبھی کوئی۔ بڑی مشکل میں وقت گذرا۔ اور اب جو سلمان صاحب سے پوچھا۔ تو اچنبھا ہوا یہ سن کر کہ مطلب اس سے زیادہ کچھ نہ تھا۔ یعنی!۔

○

پہلی پہیلی کا جواب تھا:۔ نماز

○

دوسری پہیلی کا جواب تھا:۔ عینک

○

تیسری پہیلی کا جواب تھا:۔ ہنڈیا

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

آخر بات کی تہ تک پہنچ ہی گئے

اور یہ ہیں وہ ساتھی۔ جنہوں نے سلمان صاحب کی پہیلیاں بوجھ بتائیں۔ ان میں سے بعض تو بات کی تہ تک پہنچے۔ بعض کچھ اوپر سے واپس آگئے۔ اور بعض نے صرف ڈبکیاں ہی کھائیں۔ تاہم انہوں نے کوشش ضرور کی۔ اور یقیناً وہ اب نہیں۔ تو اگلی بار ضرور کامیاب ہونگے۔ آپ بھی تو کوشش کریں۔ کوشش کرنے ہی سے سب کچھ ہوتا ہے بھیا!

اچھا اب نتیجہ سنیئے:۔

انہوں نے تینوں پہیلیاں بوجھ لیں۔

منیر احمد باجوہ۔ عبدالکریم راحت۔ امۃ الوحید لطیف، عبدالحلیم طاہر، امۃ الحفیظ بیگم بشریٰ سلطانہ بیگم، اقبال محمود خاں۔ محمود احمد سیالکوٹی ربوہ۔ منظور احمد منٹگمری۔ محمود احمد انور، جمیلہ راشدہ ڈگری۔ خالد محمود خاں، مودودہ طلعت راولپنڈی۔ خالد رشید طارق رشید لاہور۔ وسیم احمد ساہی گوجرہ۔ محمد اکرم، نورالدین غالب۔ شاہدہ بیگم، عابدہ بیگم بشریٰ بیگم کلکتہ۔

اور یہ ہیں وہ جنہوں نے دو پہیلیوں کے ٹھیک جواب بھجوائے۔

فیض محمد خان لودھی — رائے شمشیر خان سرگودھا۔ صالح محمد خان، محمد عثمان ناصر۔ راشدہ بیگم ربوہ

اور جنہوں نے صرف ایک پہیلی بوجھی یہ ہیں۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

آپ کے تعاون کی ضرورت ہے

رسالہ تشحیذ الاذہان اب آپ کا قومی رسالہ ہے اس کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کرنا تمام احباب جماعت کے لئے عموماً اور اطفال کے لئے خصوصاً ضروری ہے ہمیں امید ہے کہ ہمارے ہونہار اطفال اس کی اشاعت میں پوری جدوجہد کریں گے۔ اس سلسلہ میں ہمیں اپنے ایسے دوستوں کی فہرست بھجوا دیجئے جو اس کے خریدار بن سکتے ہوں۔ جو بچے ایسے پندرہ ناموں کی فہرست ہمیں بھجوائیں گے انکے نام شکریہ کیساتھ "تشحیذ" میں شائع کئے جائیں گے۔ اسی طرح جو دوست کم از کم چھ خریدار ہمیں مہیا کریں گے۔ ان کا نام رسالہ میں شائع کرنے کے علاوہ ایک سال کے لئے تشحیذ انہیں مفت بھجوایا جائیگا۔ انشاء اللہ

ادارہ

یاد رکھئے

اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپکے مضامین تشحیذ الاذہان میں شائع ہوں تو ان امور کا خیال رکھیے

۱۔ مضامین ہر ماہ کی پانچ تاریخ تک ہمیں بھجوا دیا کریں۔

۲۔ مضامین صاف ستھرے اور دونوں طرف کافی حاشیہ چھوڑ کر لکھے جائیں۔

۳۔ مضمون، نظم، لطائف، معلومات وغیرہ علیحدہ علیحدہ ورق پر لکھے جائیں۔

۴۔ اگر مضمون کسی رسالہ سے نقل کریں تو اسے اپنی طرف منسوب نہ کریں۔ بلکہ اس کے آخر میں حوالہ دیں۔ تشحیذ نقل کئے ہوئے مضامین شائع نہیں کرے گا۔ اور اگر چوری معلوم ہوئی تو آئندہ ایسے مضمون نگار کے مضامین تشحیذ میں شائع نہیں کئے جائینگے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

اطفال کے نام پیغام

از

حضرت صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

پیارے عزیزو! رسالہ تشحیذ الاذہان کا یہ شمارہ آپ کے لئے ایک خصوصیت رکھتا ہے۔ کیونکہ یہ اب آپ کے اپنے شعبہ یعنی شعبہ اطفال مجلس مرکزیہ کی زیر نگرانی شائع ہو رہا ہے۔ آپ کو الفضل کے ایک اعلان سے معلوم ہو گیا ہو گا۔ کہ رسالہ تشحیذ الاذہان کی اشاعت کا کام مکرم محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سپرد کر دیا ہے اور مجلس مرکزیہ نے اس کو شعبۂ اطفال کے سپرد کیا ہے اور اب اس رسالہ کو کامیاب بنانا اور اس کے معیار کو بلند سے بلند تر کرنا، اطفال کا کام ہے اگر آپ نے اس طرف عالی ہمتی سے قدم بڑھایا اور اپنے رسالہ کو کامیاب بنانے کی کوشش کی تو مجھے یقین ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں ضرور برکت ڈالے گا اور آپکی کوششیں رائیگاں نہیں جائیں گی۔ وما توفیقنا الا باللہ

آپ کو معلوم ہے کہ مجلس مرکزیہ نے شعبہ اطفال کے لئے ایک نئی تنظیم کی سکیم بنائی ہے۔ تا آپ بڑے ہو کر اسلام کے سچے خادم بن سکیں اور قوم و ملک کے لئے مفید وجود ثابت ہوں اس سکیم کو زیادہ مؤثر بنانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اطفال کا اپنا ایک رسالہ ہو جو اُن کے ذہنوں کو بلند کرے۔ اور ان کے اخلاق کو صحیح اسلامی اخلاق میں ڈھالے۔ پس آپ اس مقصد کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے اس رسالہ کی اشاعت کو وسیع سے وسیع تر کرنے کی کوشش کریں۔ خود بھی اس کو پڑھیں اور اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی اس کے پڑھنے کی تلقین کریں نہ صرف یہ کہ اس کو پڑھیں بلکہ اس میں لکھی ہوئی باتوں پر عمل کرنے کی کوشش کریں تاکہ آپ کی زندگیاں صحیح رنگ میں رنگین ہو کر اس مقصد کو پالیں۔ جس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا۔ یعنی "ما خلقت الجن و الانس الا لیعبدون"۔ والسلام خاکسار مرزا منور احمد ۱۴/۱۲/۵۷

(ضیاء الاسلام پریس ربوہ)